Registered L. No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۰) مطبوعہ ۲۸ - جولائی سنہ ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

سُنا جاتا ہے کہ آنریبل مسٹر فلر صاحب مشرقی بنگال اور آسام کے نئے صوبوں کے اول لفٹننٹ گورنر ہونگے اور کہ وہ اس عہدہ پر پانچ سال تک مامور رہینگے - **۱۸ جولائی** - جنرل لینے وچ تار خبر دیتے ہیں کہ ۱۳ تاریخ کو جاپانی فوج سکھالین کے جنوب مغربی ساحل پر تابیو کی پر گولہ باری کر رہے تھے - **۱۸ جولائی** - بمبئی کے جاپانی کونسل کیطرف سے تار ہے کہ ہماری سکھالین فوج خبر دیتی ہے کہ ہماری اس فوج نے جو دشمن کا تعاقب کر رہی ہے ۱۰ ماہ حال کو ولاڈیمیرودکا اور ملیتنے میں دشمن کے ہتھیار ڈلوائے اور ان دونوں مقاموں پر قبضہ کر لیا - دشمن کی فوج جو یعنی کے ایک شمال مغربی محلہ مکان کو بھاگ گئی جہان پر چند ایک میدانی توپوں اور مشین گن کے ساتھ بڑا بھاری مقابلہ ہوا - ہماری فوج نے ۱۱ تاریخ کو ایک سخت حملہ کیا اور ۱۲ کی صبح کو منکا کی طرف دشمن کو بھگا دیا - دشمن کے نقصان کا ابھی اندازہ معلوم نہیں غالباً کم از کم ۱۵۰ قتل اور مجروح ہوئے - **۱۹ جولائی** - ایم - ڈی ویٹ نے کہا ہے کہ زار روس مصالحت کرنا چاہتے ہیں - مگر ایم - ڈی - ویٹ کو اندیشہ ہے کہ جاپان ایسی شرائط پیش کریگا جن سے مصالحت نہ ہو سکے گی - اس صورت میں روس برسوں تک جنگ کرتا رہیگا - **ہند** کے سررشتہ تعلیم کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر اورنیج یکم اگست کو پونا سے اپنا سفر شروع کرینگے - آپ یہان پر ایک ہفتہ کے قیام کے بعد ستارہ - کولہاپور بلگام - دھرور - بیجاپور اور غالباً احمد نگر سے ہوتے ہوئے ماہ ستمبر کے آغاز میں شملہ واپس آجائینگے - **۲۱ جولائی** خلیج پوکھارچ واقعہ جنوب ولاڈیوسٹک اور خلیج کاربوف اور خلیج اینی میں جاپانیوں کے جہاز بکثرت جمع ہو رہے ہیں - اور قصبہ کے جہازوں کو گرڈیر اڑا رہے ہیں - **تصفیہ** ہو چکا ہے کہ گورنمنٹ چار کروڑ روپیہ قرضہ لیگی - **انڈین** پوسٹ آفس کے ذریعہ چھ ماہ کے عرصہ میں یعنی ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء تک ۶۷۸۹۰۸۰۰۰ چیزیں روانہ ہوئیں - ۱۱ کروڑ خطوط روانہ ہوئے ۲۷ کروڑ اخبارات ۲۸۰۰۰ اور ۵ لاکھ پارسل روانہ ہوئے - **۲۲ جولائی کی خبر** ہے کہ جاپانیوں نے روسیوں کا جنگی جہاز بلیشا واغرق کر دیا ہے - **ماسکو** میں کانگرس نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اب زار کے پاس جانا بے فائدہ ہے - اور یہ رائے قائم کی ہے کہ اب عوام سے اپیل کرنی چاہئے تاکہ ملک کی حکومت میں اصلاح ہو - **برلن** اور سینٹ پیٹرزبرگ میں یہ خبر عام ہے کہ سویڈن کے ساحل پر زار اور قیصر جرمن کے درمیان ایک میٹنگ قائم ہوگی - **۲۳ جولائی** روئٹر کا نامہ نگار سینٹ پیٹرزبرگ سے خبر دیتا ہے کہ آج صبح کو زار اسٹینڈرڈ نام جہاز میں سوار ہو کر بیورگو واقعہ فنلنڈ کو روانہ ہو گئے ہیں تاکہ وہاں پر قیصر کی ضیافت میں شریک ہوں - **۲۴ جولائی** - قسطنطنیہ کی سرکاری خبر ہے کہ جس وقت سلطان مسجد سے واپس جا رہے تھے تو کسی نے دربار کے احاطہ میں ایک بم کا گولہ چھوڑ دیا جس سے آپ کے اہل جلوس میں سے کئی ایک آدمی زخمی اور قتل ہو گئے مگر سلطان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا اور وہ با امن و امان محل میں داخل ہو گئے - **ایک** اور خبر ہے کہ اس حادثہ سے صرف چالیس آدمی ہلاک ہوئے - **بعد** کی خبر ہے کہ اس واقعہ میں ۲۴ آدمی قتل ۷۰ مجروح ہوئے اور ۵۵ گھوڑے بھی مجروح ہو گئے - **۲۲ جولائی** کی خبر ہے کہ شہر سان ڈیاگو واقعہ کیلیفورنیا میں ایک چھوٹی سی گن بوٹ کروزر بنام بنگٹن میں ایک بائیلر پھوٹ گیا جس سے جہاز کا بہت بڑا حصہ برباد ہو گیا - ۲۷ آدمی ہلاک اور ۷۰ مجروح ہوئے - **بغداد کی خبر ہے** ۹۳ ہلاک اور ۸۰ مجروح ہوئے اور ۱۴ آدمیوں کا پتہ ندارد - **امیر کابل** کے دو افسروں میں جھگڑا ہو گیا - ایک نے دوسرے پر تلوار چلائی مگر کوتوال نے اُس کو گرفتار کر کے امیر صاحب کے پیش کر دیا - امیر صاحب نے بعد تحقیقات قاتل پر موت کا فتوےٰ دیدیا - جسکی تعمیل بلا کسی رسم کے فوراً کی گئی - **ریاست منڈی** میں جو طوفان سیلاب آیا تھا اُس میں ۴۰۰ سادھوؤں پر سخت بجلی گری اور وہ سب طرفۃ العین میں ہلاک ہو گئے - **سہسرام** کے مسلمانوں نے عہد کر لیا ہے کہ ہم کبھی گائے کا گوشت نہ کھائینگے - **منگلائی** واقعہ آسام میں ایک شیر اب تک ۱۵ - ۲۰ آدمی تلف کر چکا ہے عجیب بات یہ ہے کہ یہ شیر درخت پر چڑھ جاتا ہے - اس کے مارنے کے لئے کئی ایک شکاری بلائے گئے ہیں اور پچاس روپیہ انعام کا اعلان کیا گیا ہے - **قرار پا گیا** کہ ریلوے کے درجہ سوم کی گاڑیوں کے ٹکٹ ڈاک خانوں میں فروخت ہوا کرینگے - **الہ آباد** میونسپل ممبران نے ارادہ کیا ہے کہ جو لوگ اپنے گھروں میں چکی رکھتے ہیں ان پر ٹیکس عاید کیا جاوے - کسرت - **کوہ سیانو** میں مجسٹریٹ صاحب اُس عورت پر جو چھاؤنی میں آجاتی ہو مشتبہ سمجھکر جرمانہ کر دیتے ہیں - اندھیرہ فوجی گورے مبتلائے آتشک ہو گئے ہیں

ایڈیٹوریل نوٹس

امیر البحر ٹوگو مسیحی ہے۔ ہمنے کسی پرچے میں اس بات کا ذکر کیا تھا کہ جاپان کے بڑے بڑے مدبر و امیر البحر مسیحی ہیں۔ ان میں سے ایک جنرل ٹوگو بھی ہیں۔ مگر لاہور کا ایک آریہ اخبار "دی پنجابی" کہتا ہے کہ وہ بدھ مت کا پیرو تھا اور کہ مسیحیوں کا یہہ دعویٰ کہ ایڈمیرل ٹوگو مسیحی ہے غلط ہے۔ اس کے جواب میں انڈین کرسچن میسنجر ایک اخبار ایڈوکیٹ سے ڈیرہ دون کے پادری ڈاکٹر ای۔ ایچ ٹامس صاحب کا ایک خط نقل کرتا ہے کہ ایڈمیرل ٹوگو نہ صرف ایک مسیحی ہے بلکہ ایک سرگرم مسیحی ہے۔ وہ خط ہم ذیل میں درج کرتے ہیں؀

ایڈیٹر صاحب اخبار ایڈوکیٹ

جناب من۔ چند ہفتے گذرے کہ آپ نے ایڈیٹوریل میں لاہور کے پنجابی اخبار کی رائے کی جو اُس نے اس سوال کے جواب میں دی تھی کہ کیا ایڈمیرل ٹوگو مسیحی ہے؟ تصدیق کی ہے کہ وہ بدھ دیو کا ایک پکا مومن ہے اور کہ یہہ مشنریوں کی ایک محض حکمت عملی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہہ ایڈمیرل اور دیگر جنرل مسیحی ہیں؀

پبلک اخبار ہونیکی حیثیت سے لازم ہے کہ وہ سچائی کا ظاہر کرنے والا ہو۔ میں یقین کرتا ہوں کہ آپ ذیل کے بیان کو جسمیں ایڈمیرل صاحب کے مذہبی عقیدہ کا ذکر ہے شایع کرکے اُس کے ساتھ انصاف برتینگے۔ آپ دیکھ لینگے کہ ایڈمیرل ٹوگو نہ صرف ایک نام کا عیسائی ہے بلکہ وہ خداوند یسوع مسیح کا ایک سرگرم اور سنجیدہ ایماندار ہے۔ سر الکزنڈر ٹملک صاحب جنہوں نے ذیل کا خط ٹائمز آف لندن میں درج کیا ہے مشنریوں کا ایک دوست ہے اس لئے اُس کی شہادت معتبر ہے؀

گذشتہ ۲۵ سالوں تک ایڈمیرل ٹوگو جاپان کی وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے ایک ممبر کی حیثیت میں ہو کر مسیحی افواج پر امیسری کرتا رہا۔ وہ مسیح کا سچا اور مستقل ایماندار ہے۔ یہہ سچائی کی ایک اور مثال ہے کہ نہایت ہی لائق و فائق جنرلوں اور امیر البحروں میں سے بہت سے لوگ اُن لوگوں میں شامل ہیں جو مسیح پر خالص ایمان رکھتے ہیں۔ بلا کسی شیخی اور دکھلاوے کے سنجیدہ ظاہر ہونیکی کوشش کرتے ہیں"؀

یہی اخبار ماہ جون کے ریویو آف ریویوز سے پروفیسر سٹملی صاحب کی شہادت پیش کرتا ہے۔ جس سے ایڈمیرل ٹوگو کا حال معلوم ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ قریب ۳۰ برس کا عرصہ ہوا ہے کہ وہ اناپولس واقعہ صوبجات متحدہ امریکہ کے مدرسہ جہازرانی میں تین چار برس تک طالب علم رہا اور وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے کام میں ایسا سرگرم اور کارکن تھا کہ بالاتفاق وہ نیول وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کا پریسیڈنٹ منتخب ہو گیا اور اس عہدہ پر اپنے آخری برسوں کے عرصہ میں اُس شہر کے درمیان مامور رہا۔ امتحان پاس کرنے کے بعد جب وہ جاپان میں واپس آیا تو یہہ نوجوان افسر وائی ایم۔ سی۔ اے میں داخل ہو گیا اور ان کل ۲۵ سالوں میں بڑے استقلال اور صبر اور بلا کسی خود نمائی کے جاپان کے مسیحی لشکروں کا افسر بنا رہا؀

انڈین کرسچن مسینجر یقین کرتا ہے کہ ان دو شہادتوں سے ہمارے ہمعصرین کے ذہنوں میں ایڈمیرل ٹوگو کی خصلت اور مذہب کی بابت جو غلط فہمی آگئی ہوئی ہے رفع ہو جائیگی؀

ہندو جاترؤں میں بداخلاقی۔ جہاں تک تجربہ اور مشاہدہ سے دیکھا گیا ہے ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہندو جاتراؤں و مقدس مقامات میں بڑی بڑی خرابیاں اور فحش کام ہوتے ہیں۔ گویا وہ مقامات بداخلاقی کے پالنے اور ترقی دینے والے ہیں۔ انڈین مرر میں بنارس کے مقدس مندروں کی بری حالت کی بابت ایک نہایت ہی قابل افسوس بیان ہے وہ کہتا ہے کہ "بابا بشیشور کے مندر اور انا پورنا کے مندر کے پہلو بہپلو بنارس میں شرارت کا مرکز ہر قسم کی ناپاکی اور فحش کا مسکن اور ہر قسم کی برائی اور شرارت اور مکروہات کا جو انسان کے خیال میں آسکتی ہیں ماوٰی و ملجا ہے۔ بنارس کے باہر یہہ شہرہ ہے کہ اس شہر میں نہایت ہی سخت قسم کے گناہوں اور خطاؤں کی معافی ہو جاتی ہے۔ ..... مگر توبہ اور اصلاح کی ضرورت تک محسوس نہیں ہوتی۔ اس لئے کلکتہ کے اوباش اور تماشبین اور شہوت پرست لوگ جو اپنے گناہوں اور خطاؤں میں عین فعل کے وقت گرفتار کئے گئے اور مہذب اور شایستہ سوسائیٹی کیطرف سے خارج کئے گئے ہیں طبعاً بنارس کو چلے جاتے ہیں جیسے کہ مینڈک کیچڑ کی طرف" لاہور کا ہمعصر پیوریٹی سرونٹ کہتا ہے کہ"... یہاں بنارس میں بہت سے بھوجکی لوگ جو ہندوؤں کے مندر کے پوجاری ہیں تمام بنی آدم میں سب سے زیادہ بد اخلاق خیال کئے جاتے ہیں"۔ نہ صرف یہی بلکہ قریباً تمام ہندو زیارت گاہوں کا یہی حال ہے جو قوم کی ترقی اور شایستگی اور دینداری اور خداپرستی کی بڑی بھاری سد راہ ہیں۔ دراصل ہندوؤں کی بدتر حالت ہے۔ ان کو گناہ کی ماہیت ذرا بھی معلوم نہیں نہ ہی اس کی حس ان کے اندر کام کرتی ہے۔ اُن کی یہہ قابل افسوس حالت اصلاح طلب ہے ہمارے آریہ بھائیوں کو مصلح ہونے اور پاک اور مقدس مذہب رکھنے کا دعوے کرنے میں سب سے پہلے اپنے ہی گھر کی اصلاح و فلاح میں مشغول ہونا چاہیئے۔ تب پھر دوسرے ملکوں میں پرچار کرنا زیادہ فائدہ مند ہوگا؀

لودیانہ۔ گرمی شدت کی پڑتی ہے اس ہفتہ میں کچھ خفیف سی

ویدوں کے مصنّف - ہمارے آریہ بھائی اکثر بڑے ناز سے کہتے ہیں کہ وید ازلی اور الہامی ہیں اور کہ یہ کسی انسان کی تصنیف نہیں بلکہ خدا ہی نے چار رشیوں پر اُن کا الہام کیا ہے - یہ دعویٰ بڑا اہم اور غور طلب ہے اور نہایت ضروری ہے کہ ہم ویدوں کے مصنف اور اس کے الہام کی ماہیت اور اصلیت کو تحقیق کریں - جب ہم ہنود مقدس کتابوں کا بغور مطالعہ کرتے ہیں اور خود ویدوں ہی میں اس مسئلہ کی بابت تفتیش کرتے ہیں تو آریہ صاحبان کی رائے کے برخلاف کچھ اور ہی گل کھلا ہوا پاتے ہیں لیکن جیسا یہ مسئلہ ضروری اور مفید ہے ایسا ہی بڑا دقیق اور وسیع ہے - اس کی پوری پوری تشریح اور بیان کی اس مختصر میں گنجائش نہیں ہے تو بھی ناظرین کے فائدہ کے لئے ہم مختصر طور پر چند حوالجات دیکر ناظرین کو اس کی حقیقت سے مطلع کرینگے ؛

۱ - ہندوؤں کی مقدس کتابوں سے ثبوت -

۱ - وید پرش کی بعید الفہم قربانی سے نکلے ہیں - چنانچہ رگ وید کی پرش سکت میں یوں مرقوم ہے -

"اس عالمگیر قربانی سے رگ اور سمن نظمیں نکلیں اوزان اس سے نکلے - اس سے یجر نکلا" -

۲ - وید سکمبھا سے کاٹے یا تراشے گئے ہیں اس لئے کہ وہ اس کے بال اور منہ تھے - چنانچہ اتھرون وید میں مذکور ہے (۱۰ : ۷ و ۱۰) ؛

"بتلا وہ سکمبھا (سمبھالنے والا اصول) کون ہے جس سے انہوں نے رگ نظمیں کاٹیں - جس سے انہوں نے یجر کو تراشا سمن کی نظمیں جس کے بال ہیں اور اتھرون انگیراس کے اشعار منہ ہیں" ؛

۳ - وید اندر سے نکلے اور اندر وید سے نکلا - اتھرون وید (۱۳ : ۴ و ۳۸) میں لکھا ہے ؎

"رگ شعروں سے اندر نکلا رگ اشعار اس سے نکلے"

۴ - وید زمانہ سے نکلے - اتھرون وید میں لکھا ہے (۱۹ : ۵۴ و ۳) ؛

"زمانہ سے رگ اشعار نکلے - یجر زمانہ سے نکلا" -

۵ - وید قربانی کے بقایا سے نکلے - اتھرون وید (۱۱ : ۷ و ۲۴) میں یوں لکھا ہے ؛

"قربانی کے بقایا سے رگ اور سمن اشعار نکلے - اوزان اور پران معہ یجر کے اور تمام دیوتا نکلے جو آسمان میں رہتے ہیں" -

۶ - وید اگنی اور وایو اور سوریا سے نکلے - چھاندوگیہ اپنشد میں یوں لکھا ہے -

"پرجاپتی نے دنیاؤں میں گرمی پھونکدی اور جب وہ اس طرح سے گرم ہو گئے تو اُس نے اُن کے جوہر نکالے یعنی زمین سے اگنی - ہوا سے وایو - آسمان سے سوریا - اُس نے ان تین دیوتاؤں میں گرمی پھونکی اور جب وہ اس طرح گرم ہو گئے تو اُس نے اُن کے جوہر نکالے - اگنی سے رگ اشعار وایو سے یجر اشعار - اور سوریا سے سمن اشعار - تب اُس نے اس سہ گانہ سائینس میں گرمی پھونکی اور اس سے اس نے اس کا ست نکالا یعنی رگ اشعار سے لفظ بھوہ - یجر سے بھواہ اور سمن سے سوَر نکالا" ؛

۷ - وید اُس اعلیٰ ہستی کے سانس ہیں - ستھا پتھا برہمنا (۱۴ : ۵ و ۴ و ۱۰) ؛

"جس طرح نمدار لکڑی کی آگ سے دھوویں کی مختلف صورتیں نکلتی ہیں اسی طرح سے اس اعلیٰ ہستی کی سانس ہے - رگ وید - یجر وید - سام وید - اتھرو انگیراس اتیہاس رتوار نحیں - پران - سائینس - اپنشد - شلوک منقولے متفرق قسم کی تفسیرات - یہہ تمام اسکی سانسیں ہیں" ؛

۸ - دیوتاؤں نے ویدوں کو من ساگر میں سے کھود کر نکالا تھا - ستھا پتھا برہمنار (۷ : ۵ و ۲ و ۵۲) ؛

"من سمندر ہے - من ساگر سے دیوتاؤں نے بیلچے کے بجائے بچن سے سہ گانہ ویدک سائینس کھود کر نکالے" ؛

۹ - وید پرجاپتی کی ڈاڑھی کے بال ہیں تیتریا برہمنا کہتا ہے (۳ : ۳۹ و ۱) ؛

۱۰ - واک (کلمہ یا کلام) ویدوں کی والدہ ہے - تیتریا برہمنا (۲ : ۸ و ۸۵) ؛

"واک ایک غیر فانی شے ہے اور رسم کا یعنی ویدوں کی والدہ کا پہلوٹھا ہے اور غیر فانیت کا مرکز ہے" -

۱۱ - وید برہما کے منہ سے نکلے - چنانچہ بھاگوت پران میں یوں مسطور ہے (۳ : ۱۲ اور ۳۴ و ۳۷) ؛

"وید ایک دفعہ چار چہرہ والے خالق سے اسوقت نکلے جبکہ وہ اس بات پر غور کر رہا تھا کہ میں کس طرح سے کل عالم کو اسیطرح پیدا کرونگا جیسا کہ وہ پہلے تھے ؟ اُس نے اپنے مشرقی اور دیگر دہنوں سے وید بنائے جو رگ - یجر - شام اور اتھرون کہلاتے ہیں - اور اُس کے ساتھ ہی تعریف - قربانی - گیت - اور کفارہ بھی" ؛

۱۲ - وید گایتری سے نکلے تھے - ہریونس کا شعر ۱۱۵۱۶ دنیا کو آراستہ کرنے کے بعد برہما نے "تین سطور کی گایتری کو جو ویدوں کی والدہ ہے خلق کیا - اور نیز چار وید جو گایتری سے نکلے" ؛

۱۳ - سرسوتی ویدوں کی والدہ ہے - مہابھارت کے سنتی پروا میں لکھا ہے (۱۲ اور ۹۲۰ اشعار) ؛

"دیکھو سرسوتی ویدوں کی ماتا مجھ میں بستی ہے" ؛

۱۴ - وید وشنو ہے - وشنو پران (۳ : ۳ و ۱۹) ؛

"وہ رگ - سام - یجر سے مرکب ہے - وہ روح ہے جس میں رگ - یجر اور سام کا جوہر مشتمل ہے - وہ مجسم روحوں کی جان ہے" -

۲ - ویدوں کے گیتوں کے ماخذات کی بابت رشیوں کے خیالات - ہر ایک گیت کے مصنف کا نام انوکرمنی میں یعنی مضامین کی شرح فہرست میں محفوظ ہے - یہہ فہرستیں خود ویدوں کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں - اور انکی سند قطعی ہے - اور نہ صرف ویدوں کے مصنفوں ہی کے نام اسمیں درج ہیں بلکہ اُن کے والدوں کے نام بھی اسمیں مذکور ہے چنانچہ رشیوں کا دعویٰ ہے کہ جنہوں نے خود گیتوں کو ٹھیک ایسے طور پر

لکھاہے جسطرح سے کہ بڑھئی گاڑی وغیرہ بناتا ہے۔ بعض گیتوں میں وہ کسی قسم کا دعویٰ بھی نہیں کرتے جن سے ثابت ہو کہ انہوں نے ان گیتوں کے بنانے میں خوق العادت طاقت یا وسیلہ حاصل کیا ہے۔ چنانچہ؛

۱۔ رگ وید ا: ۴۷ و ۲ میں لکھا ہو کہ

"کنوے تم سے دعا کرتے ہیں۔ تم انکی مناجات کو بخوبی سنو"۔

۲۔ رگ وید ا: ۱۷ و ۱؛

"اس طرح اندر جو گھوڑوں کو جوتتا ہے گوتموں نے تیرے لئے حسب مراد تاثیر پیدا کرنے کے قابل گیت بنائے ہیں"

۳۔ رگ وید ۲: ۳۹ و ۸۔ "یہہ عظیم دعائیں دیہ گیت۔ اے اسوین۔ گرتیسمادوں نے تیرے لئے بنائے ہیں"؛

۴۔ رگ وید ۱۰: ۵۴ و ۹ "دربہاد کنا گیتوں کے بنانے والے نے اندر کے لئے قابل تسلیم اور عزت وہ گیت کہہ سنائے"؛

۵۔ رگ وید ا: ۶۲ و ۱۳۔ "گوتم کی نسل نو دھاؤں نے یہہ نیا گیت اے اندر تیرے لئے بنایا ہے"؛

۶۔ رگ وید ۵: ۲ و ۱۱۔ "مجھ ایک رشی نے۔ اے طاقتور دیوتا۔ تیرے لئے یہہ گیت بنایا ہے جس طرح سے کہ کاریگر گاڑی بناتا ہے"؛

۷۔ رگ وید ا: ۶۱ و ۴۔ "میں اس کے لئے یعنی اندر کے لئے ایک گیت بھیجتا ہوں جس طرح بڑھئی گاڑی بھیجتا ہے"۔

ڈاکٹر میور صاحب نے ویدوں سے ۲۵ اقتباس کئے ہیں انہیں سے مذکورہ بالا بطور نمونہ کے ہدیہ ناظرین کئے گئے ہیں؛

اس تمام بیان سے واضح ہے کہ وید پرش کی بعید الفہم قربانی۔ سکمبھا۔ اندر۔ زمانہ۔ قربانی کے پس ماندہ حصوں واتیو اور سوریا۔ اس اعلیٰ ہستی کی سانس۔ من کے سمندر پرجاپتی کی واضع۔ واک۔ برہما کے منہ۔ گایتری سرسوتی وشنو۔ مختلف رشیوں کے ذہن سے نکلے ہیں نہ کہ پرمیشور کے الہام سے۔ یہہ تمام بیانات ایسے خیالی اور ایک دوسرے سے ایسے متضاد ہیں کہ کوئی مستند اور صحیح نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ علاوہ اس کے اگر ہم استدلال کی خاطر ان باتوں کو مان بھی لیں تو بھی وید ازلی نہیں ہو سکتے کیونکہ قربانی۔ اگنی وایو اور سوریا۔ سرسوتی۔ وشنو۔ اور رشی ازلی اشیا یا وجود نہ تھے وہ سب چیزیں ایک وقت کے ایک محدود عرصہ میں معرض ظہور میں آئی تھیں اگر مان لیا جاوے کہ واک یا آواز یا شبد چونکہ ازلی ہے اس لئے وید بھی ازلی ہیں تو یہہ بھی قرین قیاس نہیں ہو سکتا کیونکہ اس طرح سے نہ صرف ویدوں کے واک اور وہ واک جس سے وید نکلے ازلی ہو سکتا ہے بلکہ ہر ایک انسان اور حیوان کا واک۔ ہر ایک کتاب کا واک غرض کہ ہر ایک شبد ازلی ہوگا۔ اس صورت میں ویدوں کو کچھ خصوصیت نہیں پہنچتی۔ جیسا ویدوں کا واک اور شبد ازلی ہے ویسا ہی ایک چڑیا گائے یا انسان کا واک اور شبد ازلی ہے۔ ویسا ہی قرآن اور دیگر تمام مذاہب کی کتابیں ازلی ہیں۔ ویدوں کے ان مختلف مقامات کے درمیان کوئی ایسا متواتر سلسلہ نظر نہیں آتا کہ آخرکار سب کا مخرج علی الترتیب ایک پرمیشور سرب شکتیمان کے الہام تک پہنچ جاوے۔ دیگر مقامات سے واضح ہوتا ہے کہ ویدوں کے گیت اور شلوک وشنوں نے دیوتاؤں کی شان میں نئے نئے اور نہایت بلند واز اور عمدہ عمدہ گیت بنائے جاویں تو وہ بجائے پرانے گیتوں کے اُن سے زیادہ خوش اور خاطر جمع ہونگے اور ہمکو برکات عنایت کرینگے۔ چنانچہ رگ وید منڈل ا: ۱۲ و ۱۱ میں مرقوم ہے "ہمارے نہایت ہی جدید دریافتہ گیت سے جلال دار ہو کر ہمیں دولت اور خوراک مع اولاد کے عنایت کر"۔ وہ (اندر) جو تعریف کرنیوالے رشیوں کے قدیم اور جدید گیتوں سے نشو نما پا گیا" (رگ وید ا: ۴۴ و ۱۳)۔ پھر ویدوں میں ایسے آدمیوں کے نام پائے جاتے ہیں جو نسبتہً بعد کے زمانہ میں ہو گذرے جیسا کہ ڈاکٹر میور صاحب اپنی کتاب Sanskrit Texts کی جلد ۳ صفحہ ۲۱۲ و ۲۱۳ میں لکھتے ہیں کہ "خود رگ وید کے گیت ہمارے سامنے ایسے بہت سے امور پیش کرتے ہیں جن سے ہم اُن حالات کو معلوم کر سکتے ہیں جن کے اندر انکا آغاز ہوا اور وہ طریقہ بھی جس سے وہ وجود میں آئے۔ ان میں صاف صاف اشارات اُن مقامات کے پائے جاتے ہیں جہاں انکی تصنیف ہوئی۔ انڈس ایک بڑا دریا ہے گنگا کا صرف دو دفعہ ذکر آیا ہے۔ سرسوتی مشرقی حد تھی۔ ان گیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ فرقے اپنے گرد و نواح کے دشمنوں کے ساتھ لڑتے بھڑتے رہتے تھے (غالباً انہیں سے بعض ایسے دشمن تھے جو نسل اور زبان میں آپس میں متفرق تھے)۔ اور جیسا کہ ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں وہ بتدریج مشرق اور جنوب کیطرف آگے کو بڑھتے گئے۔ ان گیتوں میں خاص خاص قسموں کی دعاؤں کے نمونے نظر آتے ہیں مثلاً حفاظت اور فتح کی دعا۔ یہہ ایسی دعائیں ہیں کہ وہ آدمی جو ایسی حالتوں میں ہو کر طبعاً اپنے دیوتاؤں سے مانگتا ہے۔ اور ایسا ہی تمام دعائیں بھی انہیں پائی جاتی ہیں۔ جو ایسی برکتوں کے لئے کی گئیں جو انسانی بہبودی کے لئے ضروری ہیں؛

سیالکوٹ۔ میں بوقت ۱۱ بجے دن کے گاؤں کوٹ علاقہ ریاست گجرات کے ایک باغیچہ میں ایک سیاہ رنگ کا سانپ نکلا۔ مالی جو کام کر رہا تھا اس کو کاٹ لیا اور ایک شخص مسمی منصہ ی نام پاس بیٹھا تھا وہ اپنے گھر بھاگ گیا۔ اور منہ رنگ میں چہرہ بھر کر لایا۔ بھاگا آیا۔ جس وقت سانپ کے سامنے آیا مارے خوف کے گر پڑا وہ چہرے اسکی چھاتی میں لگے اور مر گیا؛

لاہور۔ میں ڈبی بازار کے کل ہندو مسلمان تاجروں نے ملکر اس امر پر مشورت کی کہ جولائی اور اگست دو ماہ کے لئے کل دوکاندار شام کے ۷ بجے دوکانیں بند کر دیا کریں۔ کیونکہ گرمی نہایت شدت سے پڑتی ہے؛

تذکرۃ الحکمائے یونان

اُس کا یہہ اعتقاد تھا کہ تمام اشیا اپنی ابتدائی اصلی حالت میں باہم مخلوط تھیں (دیکھو بیارہ ۱) مگر روح یا ذہن نے گرد باد کیطرح اُنکی درمیان آکر حرکت پیدا کردی اور اُنکو علیحدہ کردیا۔ اور اُس ڈھیر کے ذرات کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ ان کشیدہ مادہ کی دو جزیں ہوگئیں۔ اُنمیں سے ایک گرم۔ خشک۔ سبک۔ اور رنگیک ہے اور دوسرا جز سرد۔ تر۔ تاریک اور کثیف ہے اور یہہ لطیف اور کثیف ہوا ہے یا دوسرے لفظوں میں اور زیادہ صحت کے ساتھ بخارات اور کہر ہے۔ اجزا کی یہہ تقسیم حرکتِ ذہنی سے شروع ہوتی ہے مگر اختتام کو نہیں پہنچتی یہہ مادہ تمام اشیا کے تمام اجزا میں موجود ہیں اور وجہ یہی ہے کہ اشیا متبدل ہو جاتی ہیں مثلاً اگر برف میں تاریکی اور روشنی ہر دو نہ ہوتی تو یہہ ہرگز پانی میں تبدیل نہو جاتی۔ لطیف اور گرم مادے حرکت محوری کے ذریعہ سے محیط تک جا پہنچتے ہیں مگر کثیف اور مرطوب مرکز میں رہجاتے ہیں جیسے زمین بنگئی۔ انکساغورث کا خیال تھا کہ زمین اُتھلی تھالی کیمانند ہوا پر تیرتی پھرتی ہے۔ اجرام فلکی پتھر ہیں جو زمین کی محوری حرکت کے سبب سے زمین سے منفک ہوکر علیحدہ اجسام بنگئے ہیں اور ہوا میں جا پڑے جہاں وہ روشن ہوگئے۔ یہہ اجسام پہلے اُفق میں حرکت کرتے تھے مگر زمین کے محور کے میلان کے سبب سے وہ گرد گھومنے لگے چاند زمین کی صورت کا ہے اور آباد ہے آفتاب پیلوپانیسس سے کئی گنا بڑا ہے اور چاند اور ستاروں کی روشنی کی بڑی بھاری مقدار آفتاب ہی سے اُنکو ملتی ہے آفتاب ہی کی حرارت اور تمازت سے زمین جو پہلے کیچڑ وغیرہ سے مرکب تھی ایک عرصہ میں خشک ہوگئی۔ اس زمینی کیچڑ وغیرہ سے جسمیں کہ ہوائی بیج موجود تھے حیوانات وجود میں آئے روح نے جو تمام چیزوں میں کم و بیش پائی جاتی ہے اُن حیوانات میں داخل ہوکر اُنکو زندہ کردیا۔ انسان میں بھی جو حس کی طاقت موجود ہے وہ اُسی روح (نوس) سے ہے مگر اُس پر جسمانی اعضا کا بہت اثر پڑتا ہے اس لئے وہ ہر بات کی تحقیق میں قاصر رہجاتی ہے۔ صرف عقل سے ہی سچا علم حاصل ہوسکتا ہے ؞

آخر میں ہم ڈایوگینیس لائبرٹیس کی کتاب سے اُس کے چند ایک مقولات درج کرتے ہیں۔ کسی شخص نے اُس سے پوچھا کیا لیمپسیکس کے پہاڑ کسی وقت سمندر ہو جاینگے ؟ تو اُس نے جواب دیا کہ "ہاں۔ اگر وقت کافی طویل ہو"۔ ایک دفعہ کسی نے اس سے دریافت کیا تیرے پیدا ہونے کا مقصد کیا ہے ؟ تو اُس نے جواب دیا کہ "آفتاب اور مہتاب اور آسمان پر غور کرنے کے لئے"۔ ایک شخص نے اُسے کہا "تو نے اہل آتھینے کو کھو دیا"۔ تو اُس نے کہا "نہیں انہوں نے مجھکو کھو دیا ہے"۔ جب اُس نے موسولس کا مقبرہ دیکھا تو کہا "ایک عظیم الشان مقبرہ محجر دولت کی صورت ہے"۔ اور اُس نے ایک شخص کو جو اِس بات پر رنجیدہ تھا کہ میں پردیس میں مر رہا ہوں یہہ کہکر تسلی دی کہ "ہر مقام سے ایک ہی راستہ عالم ارواح کو جاتا ہے"۔ جب لیمپسیکس میں مرنے کے نزدیک تھا تو وہاں کے حاکم نے اُسے کہا۔ کیا چاہتا ہے کہ تیرے لئے کیا جاوے۔ تو اس نے جواب دیا۔ "کہ وہ ہر سال اُس مہینے بچوں کو کھیلنے دیا کریں کہ جس مہینے میں میں مرجاونگا" ؞

ڈایوجنس اپلونوی

ڈایوجنس اپلونیا میں جو کریٹے کا ایک شہر ہے پیدا ہوا تھا۔ اُس کے والد کا نام اپلوتھیمس تھا جو علم طبعی کا ایک مشہور فلاسفر تھا۔ ڈایوجنس انکسیمنس کا شاگرد اور انکساغورث کا ہمعصر تھا۔ جس طرح اُس کے استاد کی ولادت اور وفات کی تاریخ نامعلوم ہے اُسی طرح اُسکی بھی تاریخ ولادت و وفات نامعلوم ہے مگر اُس کے ہمعصر اور ہم مکتب انکساغورث کا سن پیدائش ۵۰۰ قبل از مسیح تھا۔ پس ڈایوجنس بھی غالباً اُسی عمر کا ہوگا یا شاید اُس سے کچھ چھوٹا۔ سیمپلیکیس (۱۵۱:۹) بتلاتا ہے کہ ڈایوجنس انکساغورث سے چھوٹا تھا۔ شلاذ برغ صاحب نے جو انکساغورث کے فلسفانہ پارہ ہا کا مولف ہے اِن دونوں فلاسفروں کے پارہ ہا سے یہہ استدلال کیا ہے کہ انکساغورث ڈایوجنس سے مقدم تھا۔ مگر ممکن ہے کہ ڈایوجنس نے انکساغورث سے پہلے اپنی کتابیں لکھی ہوں اور پھر بھی اُس سے چھوٹا ہو جیسا کہ ایمپیڈوکلس کا حال ہے (ارسطاطالیس مابعد الطبعیات ۱: ۳ باب ۳ ۹۸۴ ب ۱۱)

اُسکی بڑی بڑی تعلیمات میں سے چند ایک یہہ ہیں۔ ہوا ایک عنصر ہے۔ دنیائیں غیر محدود ہیں اور ایسا ہی خلا بھی غیر محدود ہے۔ ہوا اپنی منجمد اور لطیف ہر دو حالت میں دنیاؤں کے پیدا ہونے کا موجب ہے۔ نیستی سے کوئی شے پیدا نہیں ہوسکتی کہ بالکل نیست ہو جاوے زمین گول ہے اور عالم کے وسط میں مستحکم طور پر قائم ہے اور اُس کا یہہ مقام گرم اصول کی گردش اور سرد اصول کے مطابق ہونے سے پیدا ہوگیا ہے۔ (ڈایوگینیس ۴۴) زمینی کیچڑ سے بلا شک آفتاب کی حرارت کے اثر کے ذریعہ سے نباتات اور حیوانات اور انسان پیدا ہوگئے۔ جانداروں کی روح ایک قسم کی ہوا ہے جو اگرچہ ایسی گرم تو نہیں ہے جیسا سورج ہے مگر کرہ ہوائیہ کی ہوا کی بہ نسبت زیادہ گرم ہے۔ اِس ہوا کی خاص خاص خاصیات پر مختلف قسم کی زندہ مخلوقات منحصر ہیں ؞

اُس کے رسالہ کا آغاز یوں ہوتا ہے "مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص کسی رسالہ کو شروع کرے تو اُس کو چاہئے کہ ایسے اصول معین کرے جنکی بابت کوئی بحث نہ ہوسکے اور جو کچھ اُس کی تشریح کی جاوے سادہ اور اعلیٰ درجہ کی ہو" (ڈایوگینیس ۰۰ ۴ صفحہ) ؞

امرتسر میں برقی روشنی کا انتظام ہونے والا ہے ؞

دلچسپ معلومات

عرصہ سے یورپ میں شیشہ سے پارچات تیار کرنیکی کوششیں ہو رہی تھیں۔ اب سنا گیا ہے کہ اُسمیں کامیابی ہوگئی ہے۔ شیشے کے کپڑے ریشم کی مانند چمکدار اور نرم اور نہایت نفیس اور بے داغ اور ایسے ہوں گے کہ انپر میل نہ جم سکیگی۔

کشمیر میں شہر سعید رواہ کے درمیان ایک نان بائی کو کسی قدر گانے بجانے کا شوق ہے۔ جب کبھی وہ دوکان میں بیٹھکر نغمہ گاتا ہے تو اُس کا کتا بھی پاس آن کر اسکی آواز سے آواز ملاتا ہے اور اپنے آقا کی آواز کے نشیب و فراز پر اپنی آواز بھی بناتا ہے۔ جب وہ خاموش ہو جاتا ہے تو کتا بھی خاموش ہو جاتا ہے۔

جزیرہ ہوشیا گذشتہ سال کے ماہ نومبر میں جاپان کے جنوب کیطرف سمندر سے برآمد ہونا شروع ہوا تھا اور جو ۳۸۰ فیٹ کی بلندی تک پہنچ چکا تھا وہ اب سطح سمندر سے صرف ۱۰ فیٹ بلند رہگیا ہے اور رفتہ رفتہ غایب ہو رہا ہے۔

اس امر کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ انٹورپ کے بندرگاہوں کی توسیع کے لئے ایک کروڑ پونڈ صرف کیا جائیگا جب یہہ کام مکمل ہو جائیگا تو یہہ بندرگاہ دنیا کے تمام بندرگاہوں سے بڑا ہوگا۔

برازیل میں ۲ کروڑ کی آبادی ہے اور اسمیں دنیا بھر کا کم از کم ½ حصہ ربڑ پیدا ہوتا ہے۔ مگر انمیں ایک بھی ایسا کارخانہ نہیں ہے کہ جس میں اس ربڑ سے عمدہ عمدہ چیزیں تیار ہوں۔

جاپان میں بہت چھوٹے چھوٹے پودے ہوتے ہیں۔ یہہ پودے اکثر پائن۔ آڑو۔ آلوچہ اور ایلم (ایک قسم کا انگریزی پودہ ہوتا ہے) وغیرہ کے ہیں۔ یہہ پودے اپنے پورے نشو و نما کو پہنچے ہوئے اور خوبصورت ہوتے ہیں کہ بلندی بشکل ایک فٹ کی ہوتی ہے۔ اور چھوٹی قسم کے پودوں کی بلندی دو تین انچ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ اس نظارہ کا راز معمولی ہے۔ درخت یا پودہ اسی مقدار سے بڑھتے ہیں کہ جس مقدار سے انکو انکی خوراک اور نمی ملتی ہے اور اس کا رس جسقدر زیادہ آزادگی کے ساتھ اسکی شاخوں میں جاری ہو۔ جاپانی لوگ اس حقیقت سے آگاہ ہیں اور اسی وجہ سے وہ انکو انکی بہت کم خوراک اور نمی دیتے ہیں اور پودوں کی شاخوں اور تنوں کو ایسی حکمت سے مروڑتے ہیں کہ انمیں اس خاطر خواہ رجحان نہیں ہوتا یہہ کام تو آسان ہے مگر اسمیں امتداد زمانہ اور صبر اور بڑی ہوشیاری برتی جاتی ہے۔ بعض اس عمل کیلئے پچاس برس صرف ہو جاتے ہیں۔

مشن فیلڈ

کیپ کالونی۔ کی مذہبی مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ۱۲۳۴۰۰۰ مسیحی ہیں مگر دیگر غیر مسیحیوں کی کل تعداد ۱۰۶۱۰۰۰ ہے۔

یہہ ایک عجیب صورت ہے کہ ریو جانیرو کا روسی وزیر اور اس کا تمام خاندان بدھ کا پیرو ہے مگر وہاں ہی کا جاپانی وزیر اور اس کا سکرٹری آزاد مسیحی ہیں۔

گذشتہ سال امریکہ کے شہر نیویارک میں امریکن بائبل سوسائٹی کی طرف سے ۹۲۹۸۲۳ جلدیں چین جاپان۔ سیام۔ سوریا۔ اور ترکستان میں ۱۰۴۱۰۶۹ جلدیں شائع ہوئی۔ جزائر فلپائن میں ۱۳۵۳۶ کی جلدیں فروخت ہوئیں مگر اس سے پہلے سال میں صرف ۹۱۲۶۰ جلدیں فروخت ہوئی تھیں۔ نئے عہدنامہ کا ترجمہ اب گینس اور لسائی زبانوں میں ہو رہا ہے اور لوقا کی انجیل کا ترجمہ شنگ بولی میں ہو رہا ہے۔

مسٹر ڈیوڈ میکامکس جنہوں نے ہند کی وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے لئے بڑی جدوجہد کی ہے وہ امریکہ میں پریسبیٹرین بورڈ آف فارن مشنز کے سیکرٹریوں میں سے ایک سیکرٹری منظور ہوگئے ہیں۔

ڈاکٹر جے۔ سی۔ آر یوانگ صاحب کے فرزند مسٹر شیرڈ یوانگ بی۔ اے فورمن کرسچن کالج لاہور کے بورڈ آف ڈائرکٹرس کیطرف سے اس کالج میں پروفیسر مقرر ہوگئے ہیں اور امید کیجاتی ہے کہ ماہ اکتوبر میں ہند میں آکر اپنے کام کو سنبھالینگے۔

ماہ مارچ کے آخری ہفتہ میں بشپ موبلی صاحب جو مصر کے بشپ آف یروشلم کے نائب ہیں خرطوم میں تشریف آور ہوئے تھے اور انہوں نے اس وقت سی۔ ایم۔ ایس گرلس سکول کی عمارت کا بنیادی پتھر رکھا جو اب وکٹوریہ ایونیو میں تعمیر ہو رہا ہے۔ اس تقریب پر تمام انگریز سول اور ملٹری کے جو سوڈان کے دار الخلافہ میں تھے حاضر تھے۔ فی الحال اسمیں ۱۰۰ بچے تعلیم پاتے ہیں جنمیں سے بعض تو مصری نسل سے ہیں اور بعض سوڈانی نسل سے۔ یہہ سب طلبا فی الحال اس عمارت میں تعلیم پا رہے ہیں جو پہلے مدرسہ کے لئے مستعمل تھی۔

نارتھ انڈیا بائبل سوسائٹی میں صد سالہ فنڈ میں جو عطیہ وصول ہوئے ذیل میں مندرج ہیں۔ کلکتہ نے قریب ۲۰۰۰ پونڈ دیا۔ بمبئی سے ۷۸۰ پونڈ وصول ہوا اور مدراس کی طرف سے ۵۰۰ پونڈ اس فنڈ میں بھیجا گیا۔ جارج ایس۔ ڈبلیو۔ اور نیچ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمارے چندے میں نہایت ہی حوصلہ افزائی یہہ امر ہے کہ یہہ چندہ فیاض اور مستعد دیسی مسیحیوں کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ بنگلور سے ۱۲۵ پونڈ شمالی ہند سے ۵۵۴ پونڈ اور پنجاب سے ۵۷۴ پونڈ فراہم ہوا۔ کل میزان ۲۹۵۲ پونڈ ہوا اور

اغلب ہے کہ یہہ چندہ تین ہزار پونڈ تک پہنچ جائے گا۔

آسٹریلیا کی کل آبادی ۴۰ لاکھ ہے اور اُسکی پارلیمنٹ میں ۱۱۱ ممبر ہیں جنکی کل مجموعی تنخواہیں ۲ لاکھ ۴۶ ہزار پونڈ سالیانہ ہیں۔ اس پارلیمنٹ کے ماتحت گو ۸ گورنمنٹ اور پارلیمنٹ ہوس ہیں۔ اس کے گورنران کو ۵۸ ہزار پونڈ سالیانہ تنخواہ ملتی ہے۔ ہزاکسلنسی گورنر جنرل کو ۲۲ ہزار پونڈ اور مطبوعات پر ۱۸۰۰۰ پونڈ صرف ہوتا ہے۔

مراسلات

متقدمین اہل ہنود کا دین یعنی یافت کا دین

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سمرتیوں اور کابیوں میں بھی اندر کی بابت لکھا ہے کہ وہ دیوتاؤں کا راجہ ہے سرگ میں باس کرتا ہے۔ تس پر بھی وہ چاروں طرف کا مالک نہیں ہے۔ یہہ صرف لوک پال یعنے پورب کی سمت کا مالک ہے۔ علاوہ اس کے اور دیوتا کا بھی دیگر حصص میں ویسے ہی ملکیت ہے جیسا کہ اندر کی بدیں خیال سے اظہر ہے کہ دہر میں چار خاص دیوتے متعین تھے جو کہ زمینی اور سرگی کاروبار کرتے تھے۔ جیسا کہ سمرتی کے ایک مقام پر ان چاروں ہی کا تذکرہ ہوا ہے۔

ان میں سے ایک کوبیرا ہے جسکو دھن کا دیوتا کہتے ہیں اس کا پتہ وید میں کہیں نہیں ملتا لیکن قدیم بودھ سوتروں میں اس کا نام پایا جاتا ہے۔ اُس جگہ پر اسے ویشروَن کہتے ہیں۔ جنبھا کا دیوتا کہتے ہیں اُس میں صرف یہہ بھید ہے کہ وہ اور دیوتاؤں کی مانند سندر نہیں ہے بلکہ اُس کے نام سے ظاہر ہے کہ وہ بدصورت ہے۔ چنانچہ اسکی بدصورتی کے دیکھنے سے ہر ایک بُری حالت کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اور یہہ سب کچھ دولت کے حاصل کرنے پر منحصر ہے۔ کوبیرا کے حق میں کہتے ہیں کہ اُسکی تین ٹانگیں ہیں اور آٹھ دانت۔ اور اُسکی جنبھا کے یہہ دیوتے ہیں۔ اندر۔ اگنی۔ یم۔ سوریہ۔ ورن۔ وایو۔ اور سوم۔ منو کے نام مالا میں کوبیرا کے عوض پرتھوی کا نام ملتا ہے اندر کے ماسوا اگنی سب سے بڑا دیوتا ہے۔ اس کا سبب یہہ ہے کہ وہ دیوتاؤں کو یگ میں لاتا ہے جس وقت وہ بڑے دیوتاؤں کے روبرو حاضر ہوتے ہیں اُسوقت وہ اُنکی رہنمائی کرتا ہے۔ اس سبب سے متقدمین اہل ہنود سمجھتے تھے کہ نرک دکھن میں ہے اور یہہ جگہ یم کو سونپی گئی ہے پچھم ورن کو دیا گیا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے آگے مہا ساگر تھے اور اتر کوبیرا کو دیا گیا ہے کہ وہاں سونے کی کان تھی۔

علاوہ ازیں وید کے رچنے کے بعد وید کے دیوتاؤں کا مختلف نام پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ سوکتوں اور کابیوں اور اپنشدوں میں اُنکا بیان ہے۔ قدیم زمانے میں صرف وید ہی کے دیوتاؤں کی پوجا پاٹ ہوا کرتی تھی۔ اور جو جو سوکت اُس وقت کام میں آتے تھے وہ بھی انہی کی تعریف میں مرقوم تھے۔ پس یہی باعث تھا کہ اُنکی پوجا اب تک چلی آئی ہے۔

کابیوں میں راجاؤں اور بدھاؤں اور اُن کے پراکرموں کا بیان پایا جاتا ہے۔ شورہ کے نام میں ایشور کا بھی علم پایا جاتا ہے بنا بریں بدھا پر مشہور اوتار ہو کر جگت میں جنگ و جدل کرتے رہے۔ جسوقت وہ مر گئے تو انہوں نے اندر کے سورگ میں جگہ پائی اسی سبب سے اندر لڑائی کا دیوتا کہلاتا ہے۔ اور اُس کا سورگ بھی بادشاہوں کے محلوں کی مانند ہے چنانچہ اَپسرات اور اَتیتھیا کے عوض میں گندھرب اور اپسرا اُس کے نوکر ہوئے۔ شاید گندھرب کا مطلب پہلے سورج تھا کیونکہ وید کے ایک ہی شلوک میں لکھا ہے۔ اسی لئے کابیوں میں بہت سے گندھربوں کا ذکر ہوا ہے۔ اور اُس میں یہہ بھی لکھا ہے کہ ہر ایک راجہ اُن پر راج کرتا تھا۔

اور ان کا خاص دھن یا مال ایشور یہ اشوا یعنے گھوڑے تھے۔ اور سورج دیوتا انہیں گھوڑوں کی رتھ پر چلتا ہے۔ گندھربوں کی جگہ منسا تال کے قریب اُتر طرف کوبیرا کے استھان کے نکٹ ہے۔ یہہ گندھرب اندر دیوتا کے بھی سپاہی ہیں۔ انس و جن کی لڑائی میں ساتھ دیتے ہیں۔ لیکن وہ پھر بھی دشمنوں سے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف گندھرب ہی لیکن دیوتا بھی انسان کے مقابلے میں شکست کھانے کے قابل تھے۔

اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس وقت مہابھارت لکھا گیا تھا۔ اس وقت قدیم دیوتاؤں کی پرستش بہت کم ہو گئی تھی اور بہادروں کی معززی اُن کے برخلاف ترقی کر گئی تھی۔

دیوا لوک منش لوک سے جدا نہیں ہے۔ چھوٹے چھوٹے دیوتے اکثر زمین پر قیام رکھتے ہیں وہ آدمیوں میں سما بھی جاتے ہیں ان کبھی کبھی دیوتے بھی منشوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ آدمی بھی اندر کو سورگ میں دیکھ سکتے ہیں۔ مہا کابے کے ایک مقام میں یوں مرقوم ہے کہ سنگرام کے سب بدھا دیوتاؤں اور اُن کے دشمنوں کے اوتار ہیں۔ جیسا کہ پانڈوؤں کے متر اور شتر دونوں تھے۔

دیوارشی اور نارد دونوں لوکوں میں ودت ہیں۔

اپسروں کے کاموں سے قدیم دیوتاؤں کے بھوجھ کا پر علم ہوتا ہے۔ ہندوؤں میں یہہ بات مشہور ہے کہ آدمی تو بہ کر کے راست بازی کو حاصل کرے تو دیوتوں کو اُنکی جگہ سے ہٹا سکتا ہے۔

اندر میں ایک بات پائی جاتی ہے کہ وہ بانی شر بھی ہے کیونکہ وہ اپسروں کو اُن دیوتاؤں کے پاس بھیجتا ہے کہ وہ اُن کے دل میں خراب خیال پیدا کریں تاکہ وہ نیک اعمالوں سے یگ کے پھل کو نہ پا سکیں اس بات سے ظاہر

ظاہر ہے کہ کاہنوں نے جو پانی کی دیویاں کہلاتی تھیں انہوں نے گندہربوں کو اُن کے خاص عہدہ سے نکلا دیا نہ صرف انہی کے ساتھ ایسا سلوک ہے بلکہ اور دیوتاؤں کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ وہ اپنی کتھاؤں میں ایسا بیان کرتے ہیں کہ گویا وہی کاب ہیں چنانچہ ایسی باتیں اُن میں شتمل کردی ہیں جو کہ اُن سے بالکل علاقہ نہیں رکھتی۔ اور کہیں کہیں اپنی طرف سے بھی ملایا ہوا ہے کہ جن سے انکا مطلب خبط ہو جاتا ہے؛

پھر انہوں نے نئے دیوتاؤں کا بیان کیا ہے اپنشدوں میں جن قدیم دیوتاؤں کا بیان ہوا ہے۔ یہہ بیان اسوقت ہوا جبکہ آدمیوں نے زمین کی نعمتوں کا گیان فراموش کر دیا تھا۔ اُس وقت اُن کے لئے اُچ اور سورگیہ پدا استھاپت ہوئے تاکہ انسان اپنی بھاونا میں اُن کو ایسا عہدہ دیویں۔ جسکی بابت وہ بالکل بے بہرہ تھے؛

رگ وید کے آغاز میں اسطرح لکھا ہے کہ اس وقت نہ تو بھاؤ اور نہ ابھاؤ تھا نہ سنسار اور نہ ہوا اور نہ کوئی لستو اُن کے اُپر اندھی اور نہ کسی کے بھاگ کا کوئی چھُپنے والا اور نہ کچھ لپٹا ہوا تھا۔ نہ موت اور نہ نقا تھی اور نہ رات و دن میں فرق تھا۔ لیکن تدسوے بغیر سانس صرف سوادھا سے دم لیا؛

اُس کے اُتی رکت اُس وقت کچھ دیکھنے میں نہیں آیا۔ وہاں صرف اندھیرا تھا۔ لیکن وہ اپشٹ جل میں لپٹا رہا۔ مگر یہہ ڈھیر جو لپٹی ہوئی تھی بسودھیان کی شکتی تھی۔ اُس کے من میں پہلے کا اچھا اور یہہ اگنے والا بیج ہوا۔ جسے بدھی مان من کی بھاونا کرکے ابھاؤ میں بھاؤ کا بندھن ٹھہراتے ہیں" اس بیان کے موافق ایشور یہ مول ایک آنند دھارت بستو ہے جسمیں سوادھا پائی جاتی ہے۔ اسمیں دھیان کے دوارا آگیتی کی کانشہ ہوتی ہے۔ یہہ ایسی چیز ہے جو ابتک درشٹیتان نہیں ٹھہرائی جسمیں جیو رشا اب تک بندھی ہے۔ اور یہہ اوم بائیکہ میں بھی لکھا ہے؛

ओं भूर् भुवः स्वः तत्सवितुर्व
रेण्यं भर्गो देवस्य धीमहि धियो
यो नः प्रचोदयात्॥

یعنی اوم بھوم۔ اکاش۔ سورگ۔ اکاش۔ سورگ۔ ہم اُس تیج مان سونتری یا سورج کی الٰہی روشنی پر دھیان کرتے ہیں۔ تاکہ وہ ہمارے دل کی رہنمائی کرے"؛

یہہ نردھارت پدار تھا انت کے میں نردھارت برہما ہوا۔ اگرچہ سوکتوں میں اس کا بیان نہیں ہے لیکن اپنشدوں میں پہلے اس کا بیان ہوا ہے کہ یہہ وہ ہے کہ جس سے سب چیزیں پیدا ہوئیں دعا اور پاسنا ریت رسم کی بھی جڑ ہے۔ ہندوؤں کی قدیم لیکھوں میں جہان جہان ایشور کا نام بیان ہوا ہے وہاں ایسا ہی وید پایا جاتا ہے۔ جیساکہ اور جگہوں میں ہے؛

رگ وید کے انوکرمنی میں سورج کو برہما کہا ہے۔ اور اتریا آلانیا میں جیو کو برہما اور اندر کو پرجاپتی یعنے پرجاؤں کا سوامی کہا ہے؛

اور چھوٹے چھوٹے سرشٹ کرتاؤں کو بھی پرجاپتی کہا گیا ہے۔ واضح ہو کہ ایسے ایسے بیانات سے کہیں ایشور کا پتہ نہیں لگتا کہ ایشور کس چیز کا نام ہے۔ بلکہ یہہ ظاہر ہے کہ ہندوؤں کے ایشور مہاراج سینکڑوں بلکہ کروڑوں کی تعداد سے بھی تجاوز کر گئے جبکہ جیو جنت ہی پرمیشور ہے تو پھر پرمیشور کہاں۔ پس اس خیال سے نہ تو اندر اور نہ سورج بھی پرمیشور ہو سکتے ہیں؛

دیگر دعا کا ارتھ برہمن بھی ہے جس کا سرجن ہار برہما تھا۔ لوگ اسکو دیوتا کرکے نہیں مانتے تھے اور نہ ہی انکی پوجا کی کوئی بدھی استھاپت ہوئی ہے۔ نہ صرف اندر اور برہما کو ہی پرمیشور کی فوقیت دی گئی ہے بلکہ اور دیوتاؤں کو بھی یہی اعزاز و رتبہ دیا گیا ہے۔ اس کی کئی ایک مثالیں نیرکتہ میں پائی جاتی ہیں۔ اُس مقام میں سات دیوتاؤں کو سات تنتو کہا ہے اور اسکو ادھیاتما کہتے ہیں۔

برہمد آرانیکا میں بھی رودر و تکو دس پران آتما میں تبدیل کرکے اور دیوتاؤں کا مرتبہ دیا ہے مکابیوں کی بعد کی لیکھوں میں صرف ایک ہی ایشور کا بیان ہے جیساکہ اوپر ذکر کیا گیا ہے سرشٹی کا وشنو ہے اور اسی کا ذکر وید میں ہے۔ اسمیں نرائن کا نام نہیں ہے مگر برہما یعنے سرجن ہار کا نام ہے جسکو سنبھو کہتے ہیں۔ اسکی پیدائش کی بابت کہتے ہیں کہ جو یگ دیوتاؤں نے چڑھائے اُسی وقت برہما کے جسم کے ہر ایک حصہ سے بہت سی چیزوں اور جانداروں کی پیدائش ہوئی۔ مہابھارت میں وشنو و برہما کے نام میں بھید ہے۔ نر اور نرائن رشی ہیں۔ اور اسی طرح سے مہابھارت کے کسی مقام میں جو پیچھے سے لکھے گئے۔ ارجن اور کرشنا کو انکا اوتار کہا ہے۔ پس یہی وجہ ہے کہ قدیم بودھی سوتروں میں انکا نام نہیں پایا جاتا ہے۔ صرف اُسمیں نرائن کا بیان ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نرائن کو بودھ کے پیچھے وشنو میں تبدیل کر دیا ہے لیکن یاد رکھو کہ نرائن سب قوموں کا دیوتا نہ تھا صرف برہمنوں کا تھا۔ (باقی آئندہ) راقم جے۔ اے۔ فلپ۔ شاہ دیال

جرمنی کے مشہور پروفیسر شوینگر جو کہ پرنس بسمارک کے خاص طبیب تھے۔ بوجوہات پہلی صلاح یہہ دیتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اپریشن کم کرانے چاہئیں یہہ چیر پھاڑ کے کام سے فائدہ۔ تو بہت جلد دکھائی دیتا ہے۔ لیکن بعض حالات میں اُس کا نتیجہ اچھا نہیں نکلتا۔ انکی رائے میں کوئی بھی عضو کاٹا نہیں جانا چاہئے اگر اُس کے بچانے کا انتظام اندرونی علاج سے ہو سکے۔ دوسری نصیحت پروفیسر صاحب کی یہہ ہے کہ خاص بیماری کے لئے خاص ڈاکٹر سے رجوع لانے سے پیشتر اپنے پرانے ڈاکٹر سے ضرور صلاح لے لینی چاہئے۔ کیونکہ خاص مرض کا ماہر تو اُس مرض کے حالات ہی جانتا ہو لیکن تمہارا پرانا ڈاکٹر

تمہاری طبیعت کی اصلیت سے واقف ہے۔ اس نصیحت کی ہندوستان میں زیادہ تر ضرورت ہے جہاں اکثروں کے فیملی ڈاکٹر ہی نہیں۔ اور زیادہ تر مصنوعی کا اخباری اشتہاری ادویات سے ہی اپنے مرض کو دور کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔

متقدمین اہل ہنود کا دین یعنے یافت کا دین

(دیکھو سلسلہ کے کے نورافشان مطبوعہ ۱ جولائی ۱۹۱۰ء)

واضح دلائے ہو کہ چندرماں اور ستاروں کو ویدک دیوتے نہ سمجھنا چاہئے۔ ستاروں میں سے صرف سوکر کا بیان سکتوں میں ملتا ہے برہسپتی سے زہرہ مراد نہیں ہے اور نہ سوم سے چاند۔ چندرماں کی پوجا بہت کم ہوتی ہے۔ اگر پوجا ہوتی بھی ہے تو چندرماں کے نام سے کی جاتی ہے۔ اسکی بابت بیان ہے کہ یہہ ہمیشہ پیدا ہونے والا ہے۔ اوروں کو پہلے سے بتلاتا ہے۔ کیونکہ وہ پوپھٹنے سے پہلے الوپ ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک کی زندگی بڑھاتا ہے۔ اور دیوتاؤں کو جو حاضر ہوتے ہیں انکو بھاگ دیتا ہے۔ شاید اس کا مطلب یہہ ہوگا کہ وہ دیوتاؤں کو یگ کا بھاگ پہنچاتا ہے۔

نچھتروں میں سے صرف وید میں ایک کا بیان ملتا ہے یعنے برچ مت اور بھلوک کا نام ہے جسے سات رکھشا کہتے ہیں۔ رکھش یعنے چکنا اور رکھشا یعنے ہوئے ہوئے۔ اس لئے یہہ نام تاروں اور بھلوک کو اُس کے چمکدار چہرے کے سبب سے دیا گیا ہو (GPKTOS) یونانی میں یہہ لفظ ارکٹاس بالکل مخوذ ہے وید کے بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ تارے اکاس میں یا تو اُنکی یادگار یا باپ دادوں سے رکھے گئے ہیں چنانچہ یہہ پچھلی بات قرین قیاس ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانے سے سورگیہ استھان باپ دادوں کو دیئے گئے یہہ بھی ظاہر ہے کہ قدیم رشیوں نے جیسے وششٹھا بھرگو۔ اور انتری نے اپنے استھان کی خاطر تارے کے چمکدار رکھش پایا پس اس لئے اکاس کے ساتھ زمین کی بھی اوپاسنا ہوتی ہے اور اُسے دیاوا پرتھوی کہتے ہیں۔

اہل ہنود جل کی بھی پرارتھنا دیوی جانکر کرتے ہیں جس کا جل گائیں پیتی ہیں اور اس میں امرت اور اوکھد رہتا ہے وید کے دیومالا کے بیان کے موافق جل کے اور بھی دیوتے تھے جو اپتیا کہلاتے تھے۔ جنکا راجہ اندر تھا اور ان سب کا نام ملا جلا ترتیا کہلاتا ہے۔ اپسرا جسکا ارتھ پانی میں چلنا ہے۔ شاید یہہ بھی جل کے دیوتے تھے پر انکا نام وید میں نہیں ملتا ہے تو بھی ندیوں کو پاک جانکر انکی استتی وید میں کی جاتی ہے۔ پھر بیمار سے بچنے کے لئے انکی پرارتھنا ہوئی ہے۔

پس قدیم زمانہ کے ہندو لوگ دیدنی چیزوں کو دیوتا کرکے مانتے تھے۔ ان میں سے تھوڑے لوگ تھے جو خداشناس تھے ورنہ سب کے سب بت پرست تھے کوئی بھی خدا کا طالب نہ تھا رومی ۱:۱۸ سے ۲۴ تک۔

مذکورہ بالا بیان کے بموجب نیک بد کے دیوتاؤں میں برہسپتی یا برھمنس پتی یعنے دعاؤں کا سوامی اور محافظ کہلاتا ہے جب لوگ دوسرے دیوتاؤں کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ تو وہ انکی دعا اور اعمال کو دیکھتا اور سنتا ہے۔ اس کے وسیلے سے دیوتاؤں کی مہربانی حاصل کرنی پڑتی ہے کیونکہ یہہ درمیانی ہے۔ منش کی خاطر یہہ ضرور ہے کہ جگ کی خاطر اُن مہربانیوں کو حاصل کرے۔

اور یہہ ضروری امر ہے کہ اُس کے ذریعے دعا کی جائے جیسا کہ اور دیوتاؤں سے کی جاتی ہے۔ اور اُن دیوتاؤں کا کام اُس کے لئے نیوجت کریں جو کہ دعا سنتے رہتے ہیں اسیواسطے اُسکی پوجا اندر کے ساتھ ہوتی ہے جو قدیم دیوتاؤں میں سے زیادہ زورآور ہے چنانچہ اُس کے کام کا ایک حصہ برہسپتی کو دیتے ہیں۔ پر تھوڑے ہی استھانوں میں یہہ بات مروج ہے۔

جیسا کہ بلا کے کہوہ کو دو ٹکڑے کرنا۔ اور سنگرام میں دشمنوں کے اوپر نصرت حاصل کرکے یہہ دونوں کام اس کی بابت لکھے ہیں۔ اس کے تبدیل ہونے کا دوسرا سبب یہہ بھی ہے کہ وہ اندر کے ہتھیار لیتا ہے مثلاً بجلی جو چمکدار سنہرا رنگ کہلاتی ہے جسکی آواز گرم ہے۔ دسویں آشٹک کے ایک سکتہ میں یوں مرقوم ہے۔ کہ اُسکو خلق کرنے کی بڑی [illegible] ہوئی ہے۔ اُسکی بابت یوں بیان ہوا ہے کہ اُس نے پوہ کو اور کاش کی چمک کو اور اگنی کو ڈھونڈ نکالا اور اس کے بجلی کے لیک سے اندھکار کو نیست و نابود کیا۔ پھر دوسری سکتہ میں اُسکی بابت یوں لکھا ہے کہ وہ مال متاع اور بال بچے بخشتا ہے۔ پھر اُسکی تعریف میں پروہتیا یعنے راجہ کا جگ کرنیوالا اور زمین پر اُس کا نائب کہلاتا ہے۔ برہسپتی کا دوسرا نام وچس پتی یعنے سوکتہ بھی ہے اس کے علاوہ سچائی کی طاقت دنیاوی ایک اور دیوی ہے جسے سرسوتی کہتے ہیں۔ اُسکی پوجا اس سبب سے کرتے ہیں کہ وہ سچا کلام سکھاتی اور اچھے منصوبے دل میں ڈالتی ہے۔

ان سکتوں میں جم یا یم یعنے مرتو کے دیوتا کا بیان بھی ہے۔ یم کے راستے پر چلنا موت کو حاصل کرنا ہے اور بدھ کو یم کا ہار کہتے ہیں ایک جگہ یوں لکھا ہے کہ تین بسورگ ہیں۔ دو سوتری کے قریب اور ایک یم کی جگہ میں جہاں بہادروں کا انبوہ ہے۔

یرکتہ کے ایک سکتہ میں اُسے دیو سوت کا پتر کہتے ہیں جو سورج اور آدمیوں اور راجاؤں کا اکٹھا کرنے والا کہا گیا ہو اسی سبب سے وہ آدمیوں کے نصیب کا مقرر کرنے والا کہلاتا ہے۔

ان سب کے آخر میں وشوا دیوس کا بیان کرینگے کہ کس طرح یہہ اور دیوتاؤں سے مختلف ہیں۔ بلاشک ہندو لوگ انہیں پرورش کنندے اور آدمیوں کی حفاظت کرنے والے سمجھ کر اُن سے منتی کرتے ہیں۔ وہ سورج کی طرح دنیا میں کام کرتے اور اناشی ہیں باپ سے مجیمدہ اور عقل سے معمور ہیں۔ شاستروں میں لکھا ہے کہ وہ انہیں ہمیشہ یگ چڑھاتے ہیں اُن کے نام کچھ کچھ جنتاؤں سے ملتے ہیں۔ مثلاً پریم۔ بری شرم۔ ست۔ دھن اور کال ہے ؛

اس سے اظہر من الشمس ہے کہ قدیم ہندوان ناموں کی آڑ میں اپنے باپ دادوں اور اُن کے گنوں کی تعریف کرتے تھے اسی سبب سے بجانیوالے واسس کہلاتے ہیں جو پرکاش اور ہوا اور باپ دادوں کی روحوں اور گنوں کی حفاظت کرنے والے دیوتے ہیں پس وید کی دیومالا میں ٹھیک انتظام نہیں ہے اگرچہ اندر سب سے بڑا دیوتا ہے لیکن جب ہندوؤں نے اُسکی پوجا کو قائم کیا تو اپنی سکتہ بھی اُسی کے لائق بنائی اور اُس کے مطلب کو مشہور کرنے کے واسطے بری شرم کیا۔ وید کے انوکرمنی میں قدیم ہندوؤں کے مت کی بابت یوں بیان ہے کہ اگنی۔ وایو اور سورج یہہ تین دیوتا ہیں اور اُنکا راج زمین۔ ہوا۔ اور آکاش میں ہے۔ اسی سبب سے اُن کے کام مختلف ہیں اسی لئے اِن کے نام اور سکتہ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ایک رشی کا قول ہے کہ تمام استھر اور چلا کے مان چیزوں کا آتما سورج ہے اور دیوتے اُس کے سر تندے پرکاش ہیں۔ نہر کھتا میں باسک کہتا ہے کہ یہہ ارتھ وید کے بیان کرنیوالوں نے لگایا ہے۔ وہ اندر کو دایو کا سبب سے بڑا دیوتا بتاتا ہے۔ لیکن اور دیوتاؤں کو اُن سکو نام اُن کے کاموں کے موافق دیئے گئے ہیں۔ وید کے قدیمی دیوتاؤں کے علاوہ اُس نے اور بھی چھوٹے چھوٹے دیوتا کا بیان کیا ہے۔ مگر اُن کو جو مشہور ہیں ہم صرف اُنکا بیان کرینگے۔ باسک دیوتاؤں کا بیان کرکے دیوگنوں کا یوں بیان کرتا ہے کہ یہہ چھوٹے دیوتے اوپر کے کھنڈ میں نہیں رہتے بلکہ درمیان میں باس کرتے ہیں۔ جیساکہ مروت۔ رودھر۔ ربھو۔ انگیری۔ پتری اور اتھیا وغیرہ وغیرہ ؛

ربھو نے آدمیوں کا جنم لیا تھا پر نیک اعمال کے سبب سے اُس نے نقا کو پہن لیا۔ انگیرا وید کے استھان پینے بہت بڑے اور زور آور دیوتے ہیں۔ اوپر کے کھنڈ میں اشوں پہلے ہیں یعنے آدتیا۔ سپ ترشی۔ دیوا۔ وشوا دیو۔ سدھیا۔ وسو۔ اور وجن ہیں۔ وجن یعنے پدرہ سدھیا بہت قدیمی دیوتے ہیں جو سورگ میں رہتے ہیں۔ جہاں سب سے پہلے جگ ہوا۔ پھر ایک ہی دیوتے کے لئے کئی ایک استھان ٹھہرائے ہیں۔ جیساکہ پرتھوی تینوں اوج میں ہے۔ لکھا ہے کہ اگنی اور اندرا تینوں اوج میں ؛

یہہ سب جگہ موجود ہیں ؛

ہم سورگ کے دیوتاؤں اور مدھ والے دیوتاؤں میں سے ہیں ؛

او شا اور یکتا پرتھوی والوں میں شمار ہیں ؛

پر اس بات کے بیان میں اختلاف ہے۔ چونکہ توشتری کی بابت یوں مرقوم ہے کہ اُس نے سورگ اور پرتھوی اور لوکوں کو ڈول بخشا چنانچہ یہہ پرتھوی اور مدھ میں رہتا ہے ؛

لہٰذا ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ اندر سب سے بڑا دیوتا نہیں ہے۔ لیکن سودریوں سب سے بڑا ہے لوگ اندر کو اتیہاس دیوتا خیال کرتے تھے۔ آتریا برہمنا میں یہہ بات لکھی ہے کہ دیوتاؤں نے اُسے جگت کے کئی حصوں کا راجہ مقرر کیا ہے۔ واسس کو پورب کا رودھر کو دکھن آدتیا کو پچھم۔ وشوا دیوا کو اُتر کا سدھیا اور آتپیا مدھ دیش۔ اور مروت انگیروں کو سورگ کا ؛ (باقی آئندہ)

راقم جے۔ اے۔ فلپ

استفسار

ناظرین کی خدمت بابرکت میں گذارش ہے کہ دین حق کی تحقیق میں ایک بیان جو صفحہ ۹ کے شروع میں مذکور ہے مخالف حوالہ کا خواستگار ہے اور یہہ شخص قوم کا برہمن ہے وہ کہتا ہے کہ یہہ قصہ بالکل لغو ہے پادری صاحبان نے بنایا ہے۔ اگر اہل ہنود کی کتاب سے اِس قصے کی سچائی ثابت کردو تو میں کرسچن ہو جاونگا۔ چنانچہ قصہ یوں مذکور ہے۔ اتری منی کی جورو انسویا جو سب عورتوں میں بڑی نیک زن تھی جسکو برہما وشن مہیشا اُس کی ستتا نشٹ کرنے کے لئے فقیر کے بھیس میں اُس در پر بھیک مانگنے کو گئے وغیرہ ناظرین میں سے کوئی مہربان اس قصہ کا صحیح حوالہ اہل ہنود کی کتاب میں سے بذریعہ نور افشاں کے مطلع فرمائے بندہ زیادہ مشکور ہوگا ؛

سائل

جے۔ اے۔ فلپ

ہندوستانیو! غور سے سنو۔ جرمنی میں ترقی کرنے کا خیال ایسا قدرتی ہوگیا ہے کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی دایہ اُسے گود میں اٹھاکر کوٹھے پر لیجاتی ہے تاکہ خیالی طور پر یہہ اطمینان بخش نتیجہ اخذ کیا جاسکے کہ بچہ نے پیدا ہوتے ہی ترقی کے مدارج طے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگر گھر میں کوئی زینہ نہ ہو تو دایہ بچے کو اٹھاکر میز یا کرسی پر چڑھتی ہے اور سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ بچہ اوپر کی طرف جا رہا ہے ؛

میونسپلٹی شملہ نے واٹر ٹیکس دوچند کر دیا ؛

بھارت نواسی معزز ہندوئکی حالت زار

جب کسی دیش کے اعلیٰ خاندانوں میں بد چلنئیں حد سے بڑھ جاتی ہیں تو اس دیش کے خاتمہ کے دن سمجھنے چاہئیں فیروزپور کی مندرجہ ذیل خبر کہ گوردیال سنگھہ ولد سودھی حکم سنگھہ آنریری مجسٹریٹ درجہ اول فیروزپور نے دو سپاہیوں کو ہمراز بنا کر ایک برہمن خاندان کی معصوم لڑکی کی بے حرمتی کی دلپر ایک سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ہمعصر ہندوستان بحوالہ ٹربیون اس واقعہ کو یوں بیان کرتا ہے۔ کہ گوردیال سنگھ شہر کے دہلی دروازہ کی پولیس چوکی میں گیا۔ اور وہاں سے پولیس کے دو سپاہی یہہ کہکر ساتھ لئے۔ کہ اُن کی ضرورت ہے۔ اور میں انہیں اپنے والد کی کچہری میں لے جاؤنگا؛

معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سپاہی گردیال سنگھہ کے راز دار تھے کیونکہ بجائے اس کے کہ یہہ تینوں شخص آنریری مجسٹریٹ کی عدالت کو جاتے۔ وہ ایک برہمن کے ہاں گئے گوردیال سنگھہ باہر کھڑا ہوا۔ اور سپاہیوں کو یہہ کہلا کر اندر بھیجا کہ ایک مقدمہ میں برہمن کی لڑکی کی شہادت کی ضرورت ہے۔ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اسے طلب کیا ہے اور خود کوتوال صاحب (یعنی گردیال سنگھہ فرضی کوتوال) اسے لینے آئے ہیں ہر دو سپاہیوں نے ساتھ ہی یہہ بھی کہا کہ لڑکی کے سرپرست ہمراہ نہ جانے پائیں گے۔ غرض فرضی کوتوال اور دونو اصلی سپاہی سرکاری وردی پہنے ہوئے غریب معصوم لڑکی کو لیکر چلدیئے۔ لیکن ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کے بنگلہ کو نہیں بلکہ لالہ رامناتھ پلیڈر کے باغ میں جہاں وہ اس کے ساتھ چار پانچ گھنٹے تک رہے؛

اس اثنا میں لڑکی کے سرپرست گھبرا گئے وہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بنگلہ میں پہنچے مگر وہاں لڑکی بھلا کہاں تھی؛ پھر وہ شہر کے کوتوال کے پاس گئے۔ اس نے بھی کانوں پر ہاتھ رکھے اور اس واقعہ سے لاعلمی ظاہر کی شام کو لڑکی خود بخود گھر پہنچگئی۔

اور اس بے چاری نے مفصل قصہ سنایا۔ کہ کس طرح اسے بہکایا۔ اور اُس کی بے عزتی کی گئی۔ لڑکی کے سرپرست کوتوالی پہنچے۔ مگر ان کی رپوٹ لکھنے سے گریز کیا گیا۔ کیونکہ جس شخص کے خلاف شکایت تھی۔ وہ ایک مجسٹریٹ کا لڑکا تھا۔

تین چار دن تک اس شکایت کی شنوائی تک نہ ہوئی۔ آخر اتفاق سے یہہ معاملہ وکلاء شہر کے نوٹس میں آیا؛

اس پر قریباً تمام وکیل اصالتاً صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مفصل قصہ کہہ سنایا۔ صاحب موصوف اس واقعہ سے بہت متاثر ہوئے اور تحقیقات شروع کی جس کا نتیجہ یہہ ہے۔ کہ گوردیال سنگھہ اسوقت حوالات میں ہے اور پولیس نے مقدمہ کا چالان کر دیا ہے فیروزپور کے وکلاء کی اخلاقی دلیری دیکھئے۔ کہ ان سب نے اقرار کر لیا ہے۔ کہ وہ گردیال سنگھہ کیطرف سے مقدمہ نہ لیں گے۔ صرف ایک وکیل نے مقدمہ لینا منظور کیا ہے؛ (شبھ چنتک)

ضرورت

لائل پور کے پرائمری اسکول کے لئے ایک تجربہ کار مسیحی استاد کی ضرورت ہے۔ اردو گرمکھی اور انگریزی سے ضرور واقف ہو۔ درخواست معہ اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں؛

لیڈیز مشن ہوس لائیل پور

---

۲۴ پرگنہ - میں ایک شراب خوار ڈوم نے اپنی بیوی کو شراب کے لئے روپیہ نہ دینے پر خوب مارا مسمسر بیچارہ مزاحمت کرنے میں ہلاک ہوا۔ غضب! غضب!!

ضرورت

ایک بائیبل وومن کی شہر میں زنانہ کام کرنے کے لئے ضرورت ہے اس پتہ پر درخواست آنی چاہیئے؛

میموریل ہسپتال - سیالکوٹ شہر

رسید زر

مس جی - ایل - وسٹ	[illegible]
پادری ڈبلیو - ڈی - کے - ٹرینر	[illegible]
ڈاکٹر ٹی - ایل - پنیل	[illegible]
مسٹر رستم خان	[illegible]
مسٹر امام الدین چوہان	[illegible]
وارث الدین	[illegible]
چارلس ھلٹے واس	[illegible]
جی وینٹیورا	[illegible]
پادری ڈبلیو - ٹی - اینڈرسن	[illegible]
پادری - اے - سی - کلارک	[illegible]
مسٹر ڈیو ڈکشن چند	[illegible]
پادری الیف - ایل - ٹیلڈ	[illegible]
ڈاکٹر - ڈبلیو ہنٹلی	[illegible]
مس - ای - وی سٹرک لینڈ	[illegible]
پادری - آر - ایچ - اسلم	[illegible]
مسٹر - ڈبلیو - جے مالیاس	[illegible]
مسٹر نہال چند	[illegible]
پادری - آر پیپرسن	[illegible]
پادری - اے - اسے بلیر	[illegible]
پادری - پی - ایم - زنگر	[illegible]
مسٹر امام الدین ایم چوہان	[illegible]

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

رومتہ الکبریٰ کی آتشزدگی قیصر نیرو کے زمانے کا ایک تاریخی ناول ۶ر۔ **ورجل** کی نظم اینیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے اور یولیس کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام قیمت ۴ر۔ **تاریخ بائیبل** مصنفہ ڈاکٹر بلیکی صاحب کی جن قوموں کا اس میں ذکر آیا ہے اُن کے تاریخی حالات ہیں۔ ۵۵ صفحہ ۱۲۔ **الہام بائیبل** مصنفہ ڈاکٹر پٹرسن سمتھ۔ اس میں بائیبل کی ماہیت اور حیثیت پر مفصل بحث ہے ۱۲۔ **یسوع مسیح** کی گرفتاری اور موت از ڈاکٹر سٹاکر صاحب اسمیں علاوہ تاریخی حالات و اخلاقی شریعت کے اُن ساتوں مقولوں پر مفصل بحث ہے جو خداوند یسوع مسیح کی زبان سے صلیب پر نکلے تھے قیمت ۱۲۔ **الفریڈ اعظم** کی سوانح عمری قیمت ۲ر۔ **سکندر اعظم** کی سوانح عمری قیمت ۲ر۔ **میرے رہنے کا گھر** جسم انسانی کا دلچسپ حال باتصویر رسالہ جس میں اُسوقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۴ر **تاریخ یونان** اسمیں یونانیوں کی تاریخ فتوحات اور عروج و زوال کے اسباب درج ہیں۔ **زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ** اسمیں مسیحیوں کے ایمان کی بنیاد پڑنے اور اناجیل کے حق میں جو معتبر ثبوت ہیں۔ اُن کا ذکر ہے قیمت ۱۳۔ **حیات المسیح** یسوع مسیح کی زندگی اس کے کاموں اور تعلیمات پر بحث ہے قیمت ۱۴ر **معذرت نامہ سقراط** جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا مفصل حال درج ہے قیمت ۸ر

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر کافی شہادت ہے۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا ہے۔ اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے۔ جس کسی کو چاہیے مینجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں ان دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں۔

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک مینجنگ ڈائرکٹر
نولکھا لاہور

اشتہار

ٹائپ نویسی۔ اختصار نویسی۔ بک کیپنگ و طریقہ خط و کتابت وغیرہ کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جس میں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھلائے جاتے ہیں داخلے کیلئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضروری ہے مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط لکھ کر دریافت کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ پرنسپل سی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۲ر معہ ضمیمہ ۲ر ۱۱
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ۲ر " ۲ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۲	۱۴؍	ے
چوتھائی کالم	۱۴؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سہ
پورا کالم	عہ	سہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچے تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " معہ محصول عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

اشتہار

ایک نوجوان مسیحی جس کی عمر قریباً ۲۲ سال کی ہے روزگار کی تلاش میں ہے لیاقت اردو فارسی اور انگریزی میں مڈل پاس کی رکھتا ہے کچھ ہندی اور گورمکھی زبان سے بھی واقف ہے اگر کسی صاحب کو ایسے شخص کی ضرورت ہو تو ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کرے۔

جارج ملٹن مشن کمپونڈ لودیانہ پنجاب

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ واگی کے اہتمام سے چھپا